© rasailojaraid.com

دورِ جاہلی کا عظیم شاعر "امرؤ القیس"

محمد شاہد اسلم (ایم اے عربی) مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

شاعری اور بلاغت صرف عربوں کے لئے خاص نہیں، ہر شئی فطری و طبعی ہے، عالم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں شعر و شاعری کا ذوق و شوق نہ ہو، نظم و تغزل کے جذبات و محرکات موجود نہ ہوں، لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فن شاعری میں عربوں نے جو ملکۂ تامہ حاصل کیا، اور فصاحت و بلاغت کے جن آسمانوں پر وہ آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے کائنات کا ذرہ ذرہ شاہد ہے کہ لاکھوں مربع میل پھیلی ہوئی دنیا میں سے کسی قوم اور ملک کو یہ فخر حاصل نہ ہو سکا، یہی وجہ تھی کہ عرب اپنے ماسوا دیگر اقوام کو عجمی سمجھتے تھے۔ عربوں کو شعر و شاعری سے اس قدر گہرا ذوق تھا کہ وہ اپنے علوم و اعمال و کارنامے حتیٰ کہ حسب و نسب تک شعر ہی کے ذریعہ محفوظ رکھتے تھے اور ان کے بڑے بڑے امراء و رؤسا شعر و شاعری پر فخر کیا کرتے تھے، عرب میں شاعری ایک قوت تھی اور شاعر کا ایک شعر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سی تمنا یا تجربہ سے خالی نہیں ہوتا تھا، عمرو بن کلثوم کے ایک
صیدے نے قبیلۂ تغلب کو دو سو برس تک عزت و شجاعت کے
شہ میں چور رکھا، الغرض عرب اپنے اشعار میں ان تمام اشیا کو
پیش کرتے تھے جن کی اس دنیا میں رہتے ہوئے ضرورت محسوس
وتی ہے۔ خواہ وہ کسی صنف سے تعلق رکھے۔ اسی لئے حضرت عمر
ضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلی کی شاعری کے متعلق فرمایا تھا، کہ
لشعر دیوان العرب" شاعری عربوں کا زندگی نامہ ہے اور بقول
و بن العلا المعری" "ما انتھی الیکم مما قالت العرب الا اقلہ
لو جاءکم وافر لجاءکم علم و شعر کثیر"
نی تم تک عربوں کے کلام میں سے جو کچھ پہونچا ہے وہ بہت تھوڑا
، اگر تمہارے پاس کافی تعداد میں آتا تو تمہارے پاس علم و شعر کا
ذخیرہ آ گیا ہوتا۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ عربوں کا یہ ذوق فطری
نا اور یہ قوم بدوی زندگی گذارتی تھی جس میں ان کو ہر قسم کی آزادی
سل تھی، حاکم نہ حاکم کی عملداری، اس قوم کا ہر فرد من کا راجہ تھا،
کی فہم میں جو آتا کرتا، اس قوم کے افراد آغوش فطرت میں آنکھیں
دلتے اور اسی مٹی پر وان چڑھتے، حد نگاہ تک پھیلا ہوا صحرا،
ر جھلسا دینے والا سورج، چمکتا دمکتا چاند، مسکراتے ہوئے ستارے،
دبلی شبیں، پُر کیف شامیں ان کا سرمایہ فکر و نظر تھیں، چنانچہ عربی
فطری زندگی میں غرق ہو کر اور ان سے متاثر ہو کر اپنے احساسات
لات کی ترجمانی کرتا تھا، زبان اتنی شیریں اور پراثر ملی تھی،
خیالات و افکار کی سادگی اور ان کی واقعیت الفاظ کی خوبصورتی،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اثر اندازی و موسیقیت سے ہمکنار ہوتی تھی، جو سحر کی کیفیت اختیار کر جاتی تھی، یہی وجہ ہے کہ دورِ جاہلی کی شعر و شاعری کا سرمایہ عربی ادب کی کتب میں محفوظ ہے۔ وہ بہت دلکش و اثر انداز ہے۔ اور اس کا سہرا ہمارے شاعر امرؤالقیس کے سر ہے جس کو ہم آج کی ملاقات میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

نام و نسب :-

امرؤالقیس کا پورا نام ابوالحارث حندج بن حجر الکندی ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے امرؤالقیس بن حجر بن الحارث بن عمرو بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن الحارث بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ

اس کو مختلف کنیتوں و القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابوالحارث ابوالحراث، ابووہب، ابوزید، القاب، امرؤالقیس، ذوالقروح، الملک الضلیل اوّل الذکر لقب سے زیادہ مشہور و معروف ہوا۔ اسی طرح اس کے نام بھی مختلف قسم کے بیان کیے جاتے ہیں، عدی، [illegible] ملیکہ۔ اس کی ماں کا نام فاطمہ بنت ربیعہ ہے جو کلیب اور مہلہل [illegible] کی بہن تھی، جاہلی دور میں امرؤالقیس نام کے سولہ شاعر تھے۔ اس [illegible] بعض راویوں کو مشہور شاعر امرؤالقیس کے نام و نسب میں اشتباہ پیدا ہوا، اور انہوں نے اس کو اسی نام سے دوسرے شعراء کے سا[illegible] ملا کر دیا ہے۔ لہٰذا صحیح روایت وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

امرؤالقیس اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ قیس کے معنی [illegible] کے ہیں، چونکہ یہ دل جلا اور سخت کوش تھا اسی لیے [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو گیا۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ قیس اس زمانے میں ایک بت کا نام تھا۔ اس کی جانب منسوب ہے۔

تاریخ المیلاد:۔

امرؤالقیس کا سن پیدائش یقینی طور معلوم نہیں، غالب گمان ہے کہ چھٹی صدی عیسوی کے اوائل میں اس کی ولادت ہوئی۔

حالاتِ زندگی:۔

یہ معزز خاندان کا نجیب الطرفین بچہ تھا اس کا باپ حجر بنو اسد کا ... بادشاہ تھا، اس کے آباؤ اجداد قبیلہ کندہ کے شریف ترین اور نامور بزرگ تھے، اور اس کی ماں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قبیلہ تغلب ... مشہور شاعر اور شہسوار مہلہل و کلیب کی بہن تھی۔

امرؤالقیس نے سرزمین نجد میں پرورش پائی بچپن نہایت ناز و نعم ... سرداری کے ماحول میں جوان ہوا، شہزادگی کے زمانے میں ... بگڑ گئیں۔ لہو و لعب، مے نوشی، عشق بازی اور غلط شعر و شاعری شعار بنا لیا، اس کی ان نازیبا حرکات کی بنا پر باپ نے اسے بے گھر کر دیا، گھر سے نکلنے کے بعد اس نے آوارہ گردوں اور ... کی ٹولی میں شرکت کر لی، جو باغوں اور تالابوں کی تلاش میں ... پھرتے تھے، جہاں پانی کا چشمہ پاتے وہیں خیمہ زن ہو جاتے ... شراب کا دور چلاتے جب پانی خشک ہو جاتا اور ہریالی ماند پڑنے لگتی تو وہ بھی دوسرے علاقے کا رخ کر لیتے، ایک

© rasailojaraid.com

دن جب ان بے فکروں اور متوالوں کا یہ قافلہ حضرموت کے قریب ایک
گاؤں دمون میں پہونچا تو یہاں اسے اپنے باپ کے مرنے کی اطلاع
ملی، جسے بنو اسد نے اس کے ظالمانہ رویہ کی بنار پر قتل کر ڈالا تھا۔ اپنے
باپ کی یہ خبر سن کر امرؤالقیس نے کہا۔

ضیعنی صغیراً وحملنی دمہ کبیراً لا صحو الیوم ولا
سکر غداً الیوم خمر و غداً امر۔ جاہلی رسم و رواج کے
مطابق پھر قسم کھائی کہ جب تک اپنے باپ کے عوض بنو اسد کے
آدمیوں کو قتل نہ کر لونگا اور سو کے سر مونڈ کر ان کو ذلیل نہ کر دونگا
اس وقت تک نہ گوشت کھاؤنگا نہ شراب پیونگا۔ نہ سر میں تیل
ڈالونگا۔ رات کو دور کہیں اس نے بجلی کو تڑپتی ہوئی دیکھی تو کہا

ارقت لبرق بلیل أھل — یضیئ سناہ باعلی الجبل
اتانی حدیث فکذبتہ — بامر تزعزع منہ القلل
بقتل بنی اسد ربھم — ألا کل شیئ سواہ جلل

میں اس بجلی کے لئے بیدار رہا جو رات میں کوہ
کے بالائی حصہ کو روشن کر رہی ہے، مجھے ایک ایسی
پہاڑ کی چوٹیاں لرز گئیں، پہلے میں نے اس کی تکذیب
یہ ہے کہ بنو اسد نے اپنے آقا کو قتل کر دیا،
بعد ساری خبریں بے وقعت ہیں۔

اگلے روز اس نے اپنے منصوبے کے مطابق
لے کر بنی اسد پر حملہ بول دیا، اس پر بنو اسد نے
اپنے باپ کے عوض ان میں سے سو معزز آدمی

© rasailojaraid.com

لیکن وہ نہ مانا اور اپنی ضد پر مصر رہا، اس کی اس ضد پر بکر و تغلب نے اس کی مدد چھوڑ دی، ادھر منذر بن ماء السماء اپنی دیرینہ عداوت کی وجہ سے امرؤالقیس کے پیچھے پڑ گیا جس کی طاقت کے رعب سے تمام جماعتیں منتشر ہو گئیں، اور وہ بے یار و مددگار عرب کے مختلف قبائل میں، مدد مانگنے کے لئے پھرنے لگا محروم ہو کر بالآخر اس نے شموئل بن عادیا کی پناہ لی اور اس سے شمر بن غسانی کے نام سفارشی خط لکھوایا تاکہ وہ اسے قیصر تک پہونچا دے، چنانچہ جب امرؤالقیس قیصر کے پاس پہونچا تو اس نے نہایت گرم جوشی و احترام کے ساتھ اس کو خوش آمدید کہا اور اس نے ایک بڑا لشکر امرؤالقیس کے ساتھ روانہ کردیا تھا۔ کچھ ہی دیر کے بعد چند حاسدوں و شکایتوں کی وجہ سے اس کا خیال بدل گیا۔ اور لشکر کو واپس بلا لیا، امرؤالقیس نامراد واپس ہو رہا تھا کہ قیصر کی جانب سے ایک لباس تحفہ میں اس کو پہونچا جو زہر آلود تھا۔ جس کو پہنتے ہی اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے لگا۔

[illegible] نامور شاعر اسی عذاب میں چند لمحات مبتلا رہ کر [illegible] کے درمیان کسی وقت موت کا شکار ہوا۔

[illegible] نے امرؤالقیس کے تمام اشعار سے انکار کر [illegible] کی [illegible] دلیل کے طور پر کہا ہے کہ امرؤالقیس کا تعلق [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبیلے سے ہے اور اس کے اشعار زبانِ قریش میں ہیں۔ اس لئے یہ اشعار موضوع ہیں، اور انہیں غلط طور پر امرؤالقیس کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ طٰہٰ حسین کے اس اعتراض کا جواب لوگوں نے یوں دیا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اگرچہ کندہ قبیلہ یمنی تھا۔ لیکن اس کی زبان عدنانی تھی، اور قریش کی زبان ہی کو ان میں فوقیت حاصل تھی۔ اور حمیلہ شمالی شعراء اسی زبان کو استعمال کرتے تھے، جہاں تک اس کے اشعار کا تعلق ہے تو اس میں وضع وانتحال کا دخل ضرور ہے، لیکن اس سے ہرگز یہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا، کہ اس کے تمام اشعار مشکوک و ناقابل اعتبار ہیں ورنہ تاریخوں کا مسخ ہونا لازم آجائے گا۔ البتہ یہ ہمیں بھی تسلیم ہے کہ امرؤالقیس کی جانب منسوب شدہ اشعار میں بہت تھوڑے اشعار ایسے ہیں جن کی امرؤالقیس کی جانب نسبت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

ان اشعار کو ہم دو قسموں میں منقسم کر سکتے ہیں :

پہلی قسم وہ ہے جسے امرؤالقیس نے اپنے باپ کے قتل سے پیشتر کہا تھا۔

دوسری قسم وہ ہے جس پر امرؤالقیس نے بعد القتل طبع آزمائی کی۔

پہلی قسم کی شاعری میں اس کا مشہور و معروف معلقہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ جسے اصمعی، مفضل ضبی اور ابو عبیدہ نے روایت کیا ہے اور خود معلقہ کے اندر ایسے دلائل موجود ہیں جن سے اس کی نسبت کلی صحت کا یقین ہو جاتا ہے۔ اس معلقہ کو امرؤالقیس نے اس شعر سے شروع کیا ہے ؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قفا نبک من ذکری حبیبٍ و منزلِ　　بسقط اللوی بین الدخول فحوملِ

کلام کی امتیازی ممیزات :-

امرؤالقیس فطری شاعر ہونے کے ساتھ عصر جاہلی کے طبقۂ اولیٰ میں پہلے نمبر پہ شمار کیا جاتا ہے تذکرہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگرچہ اس سے قبل ابوداؤد الایادی اور مہلہل نے شعر و شاعری کی ابتداء کی تھی لیکن امرؤالقیس کو کثرت اشعار، تنوع مضامین، حسن وصف منظرکشی، حسن بیان اور بھاری بھرکم الفاظ استعمال کرنے میں سارے جاہلی شعراء پر تفوق حاصل ہے۔ پھر اس کا کلام اس کی زندگی کا آئینہ دار ہے۔ کہتے ہیں امرؤالقیس وہ پہلا شاعر ہے جس نے سب سے پہلے دوستوں سے محبوب کے اجڑے ہوئے دیار پر تھوڑی دیر ٹھہرنے اور فراق یار میں رونے کی ایجاد کی۔ اس نے سب سے پہلے صنف نازک کو ہرنیوں، نیل گاؤں سے اور ان کے گورے رنگ کو شتر مرغ کے انڈے کے رنگ سے تشبیہ دی، گھوڑے کا وصف بیان کرتے ہوئے اس کو قیدالاوابد سے تشبیہ دی، ہرنیوں نے نیلگنیوں کو گول مرچ سے، الغرض استعارہ اور تشبیہ کے برمحل اور بہ تاثیر استعمال میں بھی اس کو خاص مہارت حاصل ہے اور وصف میں تو کوئی جواب ہی نہیں ہے بہرحال اس کی شاعری میں اس کی پوری زندگی اور اس کے اخلاق و عادات کی زندہ تصویر نظر آتی ہے۔ اس کی شاعری میں شاہی شان و شوکت، فقیرانہ تواضع و مسکنت قلندرانہ مستی و سرشاری، ببر شیر کی حمیت و غیرت، آوارگی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذلت و بے حیائی، زخم خوردہ شکوے واضح طور پر نظر آتے ہیں، اور غزل کا تو یہ بہترین فن کار ہے۔ الوزآتی اس کی شان میں کہتا ہے۔

شاعر دانی کہ ایں قوم کردند آنکہ بود
اول شان امرؤالقیس آخر شان بوفراس

کہتے ہیں کہ امرؤالقیس کو اپنی چچازاد بہن عنیزہ سے عشق تھا۔ اس سے ملاقات اور سفر میں ساتھ ہونے اور پھر جدائی کے جو نقشے اس نے کھینچے ہیں وہ انتہائی عریاں جنسیت سے بھرپور اور معاملہ بندی کی آخری حدود ہیں مگر اس کے ساتھ انداز بہت دل آویز ہے۔ چونکہ وہ شہزادہ تھا اس لئے کلام میں بڑی شان و شکوہ اور بلند خیالی بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ اس کے اشعار سے واضح ہوتا ہے۔

غزل :۔

غزل میں اس کے یہ اشعار نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔

افاطم مهلاً بعض هذا التدلل ۔۔۔ وان کنت قد أزمعت صرمی فأجملی
أغرك منی أنّ حبك قاتلی ۔۔۔ وانك مهما تأمری القلب یفعل
وانك قسمت الفؤاد فنصفه ۔۔۔ قتیل ونصف بالحدید مكبل
تسلت عمایات الرجال عن الصبا ۔۔۔ ولیس فؤادی عن هواك بمنسل

یعنی اے فاطمہ ذرا اپنے ناز و انداز کو روکے رکھو، اگر ترک تعلق کا فیصلہ کر لیا ہے تو اس کو بھی اچھے ڈھنگ سے کرو۔
کہیں تم اس دھوکے میں تو نہیں ہو کہ تمہاری محبت مار ڈالے گی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[illegible] کہ تم جو حکم دوگی اسے دل بسر و چشم بجا لائے گا۔

تم نے میرے دل کے دو حصے کر دیے ایک حصہ کشتہ ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

لوگوں کی راہِ محبت میں کوربینی ختم ہو چکی ہے لیکن میرے دل سے [illegible] کا خیال نہیں جانے والا ہے۔

امرؤ القیس نے شروع ہی سے معلقہ کے اندر جدت اختیار [illegible] روش کر دی تھی۔

[illegible] من ذکری حبیب ومنزل   بسقط اللوی بین [illegible] فحومل

[illegible] نے کہا ہے کہ امرؤ القیس کی جدت پسندی کے لئے یہ مطلع [illegible] کہ ایک ہی شعر میں اس نے کئی باتیں بیان کی ہیں، خود ٹھہرا [illegible] کو ٹھہرایا خود رویا دوسروں کو رلایا، محبوب اور اس [illegible] ذکر کیا۔ اس کے بعد معشوق کے گھر کی ویرانی کا [illegible] لیکن اس کی شان و شوکت کو اپنی منزل سے نیچے [illegible] چنانچہ اس ویرانی گھر میں پڑی ہوئی ہرنوں [illegible] کو خوب تشبیہ دی ہے۔

[illegible] صاتها   وقیعانها کانہ حب فلفل

[illegible] ہرنوں کی مینگنیوں کو ایسے دیکھتا ہے گویا کہ [illegible] مرچ کے دانے ہیں۔

[illegible] محبوب کے ٹھہرنے کی جگہوں کو یاد کر کے نالہ و شیون کا اظہار یوں کرتا ہے۔

[illegible] علی مطیہم   یقولون لا تہلک اسیً وتجمل

© rasailojaraid.com

وانّ شفائی عبرۃٌ مہراقۃٌ — فہل عند رسم دارسٍ من معول

میرے دوستوں نے ان اطلال کے پاس اپنی سواریاں روک کر مجھے کہا کہ شدت غم میں اپنے کو ہلاک نہ کرو، بلکہ صبر و تحمل سے کام لو۔ مگر میری بیماری کا علاج بہتے ہوئے آنسوؤں میں ہے کیا مٹتے ہوئے نشانات پر بھلا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد تغزل کے موڈ میں آتا ہے اور ام الحویرث وام الرباب دونوں سے اظہار تشبیب کرتا ہے۔ سہ

کدأبک من ام الحویرث قبلہا — وجارتہا ام الرباب بمأسل

اذا قامتا تضوّع المسکُ منہما — نسیم الصبا جاءت بریّا القرنفل

اس معشوقہ عنیزہ کے ساتھ تیرا وہی حال ہے جو تیرا حال اس سے قبل ام الحویرث اور اس کی پڑوسن ام رباب کے ساتھ ماسل میں تھا۔ جب ام الحویرث وام الرباب کھڑی ہوتی تھیں تو کستوری کی مہک ان سے ایسی نکلتی تھی جیسے پروا ہوا لونگ کی خوشبو لائے۔

جب اس نے دارۃ جلجل کے کنارے لڑکیوں کے لئے اپنی اونٹنی ذبح کی تو اس کے گوشت کو لڑکیوں نے ایک دوسرے پر جسم پھینکنا شروع کیا، اس کا نقشہ بڑی شان سے کھینچتا ہے اس کی چربی کو کپڑے کے پھدنوں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے

فظل العذاری یرتمین بلحمہا — وشحم کہداب الدمقس المفتل

یعنی وہ کنواریاں اس اونٹنی کا گوشت اور بٹے ہوئے ریشم جیسی چربی ایک دوسرے پر پھینک کر اٹکھیلیاں کرنے لگیں۔

اس کے بعد چند اشعار میں روداد سفر بیان کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وصف :- " سراپا منظر کشی "

وصف میں امرؤ القیس نے جاہلی شعراء کے درمیان کمال فن کا ظاہرہ کیا ہے، اپنی محبوبہ عنیزہ اور گھوڑے کا کتنے حسین و دلکش الفاظ میں وصف بیان کیا ہے۔ سو

مهفهفة بيضاء غير مفاضة   ترائبها مصقولة كالسجنجل

یعنی وہ گوری اور پتلی کمر والی ہے اس کا پیٹ ڈھیلا ڈھالا اور باہر نکلا ہوا نہیں ہے اور ہار پہننے کی جگہ چمکدار و چکنی ہے۔

اس کی خوبصورتی کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دیتا ہوا کہتا ہے :-

كبكر المقاناة البياض بصفرة   غذاها نمير الماء غير محلل

وہ معشوقہ ایسی سیپ کے اکلوتے موتی کی طرح چمکتی ہے جس میں سپیدی زردی سے ملی ہوئی ہے، یا وہ صاف رنگ والی ہے جیسے شتر مرغ کا انڈا جس کی سپیدی زردی سے ملی ہوئی ہے اور ایسے صاف پانی کی طرح جس میں کسی کا ہاتھ نہ پہونچا ہو۔

آنکھوں کی تعریف کرتے ہوئے۔ سے

تصد وتبدي عن أسيل وتتقي   بناظرة من وحش وجرة مطفل

وہ منہ موڑتی اور پھیرتی ہے اور اپنے کشادہ نرم و نازک رخسار ظاہر کرتی ہے اور اس کی آنکھ وجرہ کے بچہ دار وحشی کی ہے بچے والے اور اپنے میں اٹھا کر بیٹھی ہے یعنی جب انسان اسے دیکھتا ہے تو اسے کے بجائے وجرہ کی آنکھ خیال کرنے لگتا ہے۔

[illegible] کی تعریف کتنے حسین انداز میں کرتا ہے۔ سے

© rasailojaraid.com

وجیدٍ کجیدِ الرِّیمِ لیس بفاحشٍ ۔ اذا ھی نصّتہُ ولا بمُعطّلِ

اور اس کی گردن رتناسب دخوبصورتی) میں ہرن کی گردن کی طرح ہے جب وہ گردن اٹھا کر دیکھتی ہے تو نہ بری لگتی ہے اور نہ زیور سے خالی معلوم ہوتی ہے یعنی گردن سونی نہیں دکھائی دیتی۔

سر کے بالوں کی تعریف کرتے ہوئے۔ (عبارت میں)

وفرعٍ یزینُ المتن اسوَدَ فاحمٍ ۔ اثیثٍ کقنوِ النخلۃِ المتعثکلِ

وہ ایسی چوٹی دکھاتی ہے جو پیٹھ کو زینت دے رہی ہے اور اس کے بڑے گہرے کالے بال ہیں جو خوشہ دار کھجور کے خوشہ کی طرح گھنے اور گنجان ہیں۔

کثرتِ بال کی تعریف میں سے

غدائرہا مستشزراتٌ الی العُلیٰ ۔ تضِلُّ العقاصُ فی مثنّیً ومُرسَلِ

اس کی چوٹیاں اوپر کی طرف ابھری ہوئی ہیں اور اس کے بالوں کا جوڑا دوہرے گندھے اور لٹکتے بالوں میں چھپا ہوا ہے۔

پنڈلیوں اور کمر کا نقشہ کتنی باریک بینی سے کھینچا ہے۔

وکشحٍ لطیفٍ کالجدیلِ مخصّرٍ ۔ وساقٍ کانبوبِ السقیِّ المذلّلِ

اور اس کی کمر اتنی پتلی ہے کہ جیسے چمڑے کی بنی ہوئی مہار اور اس کی پنڈلی اتنی چمکتی اور صاف ہے جیسے کہ سیراب کئے ہوئے شاداب اور جھکے ہوئے بانس کا پور ہو۔

انگلیوں کی تعریف میں۔

وتعطُو برخصٍ غیرِ شثنٍ کانّہ ۔ اساریعُ ظبیٍ او مساویکُ اسحلِ

اور وہ اپنی نرم انگلیوں سے جو سخت نہیں ہیں پکڑتی ہے جو نازکی میں گویا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وادیِ ظبی کے کیڑے اور اسحل درخت کی مسواکیں ہیں۔

اس کے بعد شبِ ہجراں کا نقشہ کتنی بے چینی سے بیان کرتا ہے ؎

ولیلٍ کموجِ البحرِ ارخی سدولہ — علیّ بانواعِ الہمومِ لیبتلی
فقلتُ لہ لما تمطّی بصلبہٖ — وَاردَفَ اعجازاً وناءَ بکلکلِ
الا ایہا اللیلُ الطویلُ الا انجلی — بصبحٍ وما الاصباحُ منکَ بامثلِ

سمندر کی طوفانی موجوں جیسی مہیب رات نے مختلف قسم کے رنج وغم کی چادریں میرے اوپر محض میرے آزمائش کے لئے پھیلا دی۔۔
چنانچہ جب رات خوب تکلیف دہ ہو گئی تو میں نے کہا، اے لمبی رات کیا تیرے دامن سے کبھی صبح طلوع ہو گی یا نہیں؟ لیکن اگر صبح ہو بھی تو کیا ہے! میرے لئے وہ تجھ سے زیادہ اچھی تو نہ ثابت ہو گی۔

گھوڑے کے وصف میں بھی امرؤ القیس نے ایسی چابکدستی دکھائی ہے جس کی مثال جاہلی شاعری میں بہت کم ملتی ہے؎

وقد اغتدی والطیرُ فی وُکناتِہا — بمنجردٍ قیدِ الاوابدِ ہیکلِ
مکرٍّ مفرٍّ مقبلٍ مدبرٍ معاً — کجلمودِ صخرٍ حطّہُ السیلُ من علِ
کُمیتٍ یزلُّ اللبدُ عن حالِ متنہٖ — کما زلّتِ الصفواءُ بالمتنزّلِ
مِسحٍّ اذا ما السابحاتُ علی الونیٰ — اثرنَ الغبارَ بالکدیدِ المرکّلِ

یعنی میں صبح تڑکے جبکہ چڑیاں اپنے گھونسلوں میں ہوتی ہیں ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلتا ہوں جو بہت تنومند ہے جس کے بال بہت کم ہیں اور جو وحشیوں کے لئے بمنزلہ زنجیر ہے۔ گھوڑا بہت حملہ کرنے والا اور بہت بھاگنے والا اور ہمیشہ قدم بدولت آگے بڑھنے والا اور پیچھے ہٹنے والا ہے اس سخت پتھر کی طرح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے سیلاب نے اونچائی سے نیچے پھینک دیا ہو۔ یہ گھوڑا چتکبرا اور کس قدر فربہ و چکنا ہے کہ زین بھی اس کی پیٹھ سے پھسل کر گر پڑتی ہے جس طرح بارش کی وجہ سے سخت چکنا پتھر پھسل کر گر پڑے۔ جبکہ عمدہ تیز چلنے والے اور گھوڑے زیادہ سفر کی وجہ سے تھک کر گرد وغول کو سخت زمین میں اڑانے لگیں۔ اور وہ زمین گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندی گئی ہو، تو یہ گھوڑا اس وقت بھی تیز چلنے والا ہے، اور اس کی ویسی ہی حالت ہوتی ہے، جیسے تازہ دم گھوڑے کی۔

اس کے بعد شاعر کی منظر کشی کرتے ہوئے بجلی کی کڑک و دمک کا ذکر کرتا ہے۔ ؎

أصاح ترى برقاً أريك وميضه ۔۔۔ كلمع اليدين في حبي مكلل
يضيء سناه أو مصابيح راهب ۔۔۔ أمال السليط بالذبال المفتل

اے میرے دوست تم بجلی کو دیکھ رہے ہو۔ آؤ میں تمہیں اس کی دمک دکھاؤں، جو چمکدار تاج نما گھٹا میں ہے، اور جس کی چمک و لپک ایسی ہے جیسے کہ محبوب کے دونوں ہاتھوں کی چمک ہو، پھر بطور تجاہل عارفانہ کہتا ہے کہ واقعی یہ اس بجلی کی ہی چمک ہے یا ایسے راہب کے چراغ کی روشنی ہے جس نے خوب بٹا ہوا فیتہ تیل کی طرف جھکا دیا ہو تاکہ خوب روشنی ہو جائے۔

بارش کا ذکر کرتے ہوئے ۔

على قطن بالشيم أيمن صوبه ۔۔۔ وأيسره على الستار فيذبل
فأضحى يسح الماء فوق كتيفة ۔۔۔ يكب على الأذقان دوح الكنهبل

بجلی کا تماشہ دیکھنے کے بعد یہ ہوا کہ وہ گھرا بادل قطن پہاڑ پر دائیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرف برستا تھا۔ اور ستار و مذبل پر بائیں طرف، بس دن چڑھے اس گھٹا نے کتیفہ پر ایسا پانی برسایا کہ کھنبل جیسے بڑے بڑے درختوں کو منہ کے بل گرا دیا۔

اس خوشگوار موسم میں چرند و پرند کے مست ہو کر گانے کا ذکر۔

کان مکاکی الجواء غدیۃ صبحن سلافا من رحیق مفلفل۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وادی جواء کے پرندوں کو صبح تڑکے عمدہ قسم کی مرچ ملی ہوئی شراب پلا دی گئی ہے جس کی وجہ سے وہ مست ہو کر نغمہ سرا ہیں۔

امرؤ القیس کی زندگی کا دوسرا دور بڑے رنج و الم کا دور نظر آتا ہے۔ اس کے باپ و چچا وغیرہ کو قتل کرنے کے بعد اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو گیا تھا۔ اس کی اس دور کی شاعری میں وہی انتقامی باتیں، دوستوں کی بے وفائی کی داستانیں، رنج و الم کے قصے نظر آتے ہیں۔ جب اس نے اپنے ایک سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے جس میں عمرو بن قمیئہ کے ساتھ قیصر کے پاس گیا تھا اس نے دوستوں کی بے وفائی کا ذکر کیا ہے یہ

اذا قلت هذا صاحب قد رضيته وقرت به العينان بدلت آخرا

كذلك جدي لا اصاحب واحدا من الناس الا خانني وتغيرا

جب میں کہتا ہوں کہ یہ میری مرضی کے مطابق میرا ساتھی ہے، اور اس سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے، تو وہ مجھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اس کی جگہ دوسرا آ جاتا ہے۔

جب قیصر نے اس کے پاس زہر آلود پوشاک بھیجی اور اس مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد اس نے یہ اشعار کہے۔ سو

فاما تريني في رحالة جابر على حرج كالقر تخفق اكفاني

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فبات مکروب کربات وفاته — وعاذه فککت الغل عنه ففدانی

اذا المرء لم یخزن علیه لسانه — فلیس علی شیء سواه بخزان

قیصر کی غیر مختونی پر امرؤ القیس نے یہ اشعار کہے۔ سہ

انی حلفت یمینا غیر کاذبة — بانک اقلف الا ما جنی القمر

اذا طعنت به ماحت عمامته — کما تجمع تحت الفلکة الوبر

یہ ہے امرؤ القیس اور اس کی شاعری کا تجزیہ جس کو ہم نے مختصراً بیان کیا ہے۔ خلاصۂ کلام کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ امرؤ القیس صرف جاہلی نہیں بلکہ پوری عربی شاعری کا بابائے آدم ہے۔ اسی کے ہاتھوں عربی شاعری کا حسین ڈھانچہ تکمیل پذیر ہوا، اس نے ایک طرف بہت سے اصناف کو وجود بخشا، دوسری طرف وصف و تشبیہ میں کمال بہم پہونچایا، الفاظ و معانی اور تخیلات دو دوسری چیزوں پر توجہ دی اور لفظی و معنوی محاسن کے استعمال کیلئے راستہ ہموار کیا۔

حوالہ جات۔

تاریخ ادب عربی — زیات — کتاب الشعر والشعراء — ابن قتیبہ

شعراء العرب — صارم

طبقات فحول الشعراء — ابن سلام جمحی۔

تاریخ ادب عربی۔ مقتدی حسن

عربی ادب کی تاریخ — عبدالحلیم ندوی

تاریخ آداب اللغة العربیة — جرجی زیدان

فی الادب الجاہلی — طہٰ حسین

شرح المعلقات السبع۔

© rasailojaraid.com